۱۸۔ بابِ زکوٰۃ

اگر تم صاحبِ نصاب ہو (تمہارے پاس ایسی رقم ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہے) تو تم پر لازم ہے کہ زکوٰۃ ادا کرو۔ اس ضمن میں مدت اور مقدار کا تعین ٹھیک سے کرو اور مالِ زکوٰۃ کو باقی مال سے الگ کرلو۔ اسے شوق سے ادا کرو اور یہ مال خالصتاً اللہ کے لئے دینے کا قصد کرو۔ ایسا کرنے سے برکات حاصل ہوتی ہیں، خیر میں اضافہ ہوتا ہے اور تمہارا مال جملہ آفات سے محفوظ رہتا ہے۔

پہلے مالِ زکوٰۃ کو دوسرے مال سے الگ کرلو اور پھر اسے تقسیم کرو۔ اُن دنیادار لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جو مالِ زکوٰۃ کو الگ نہیں کرتے بلکہ مستحقین کو وقتاً فوقتاً تھوڑا تھوڑا کر کے ادا کرتے رہتے ہیں جب تک حساب پورا نہیں ہو جاتا۔ جب تمہارا خرمن (فصلیں اور پھل وغیرہ) نصاب کو پہنچ جائے اور ان کے معیار کا تعین ہو جائے تو انہیں اس وقت تک استعمال نہ کرو جب تک یہ یقینی طور پر نہ جان لو کہ خشک یا پکنے پر ان کا وزن کتنا ہوگا۔ اگر تم چند مخصوص پیڑوں کا پھل استعمال کرنا ہی چاہو تو اس میں بھی نصاب کو پیشِ نظر رکھ کر پہلے حساب کتاب کرلو۔

جو لوگ زکوٰۃ سے بچنے کے حیلہ بازی کرتے ہیں مثلاً تحفے تحائف دے کر، جان بوجھ کر غیر مستحق افراد کو مال دے کر یا اپنی خواہش کے مطابق یعنی جس سے فائدہ ملنے کا امکان ہو اسے ادا کر کے، تو

جان رکھو کہ ایسا کوئی شخص دنیا سے رخصت نہ ہو سکے گا جب تک اللہ اسے اس کے مال کے عذاب میں مبتلا نہ کر دے۔

وَلَعَذَابُ ٱلۡأَخِرَةِ أَكۡبَرُۚ لَوۡ كَانُواْ يَعۡلَمُونَ

ترجمہ: اور بے شک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے (۶۸:۳۳)

اگر یہ حال ان کا ہے جو زکوٰۃ ادا کرنے میں شرعی حکم کی پاسداری نہیں کرتے تو ان کا کیا حال ہو گا جو سرے سے زکوٰۃ دیتے ہی نہیں؟

أُوْلَـٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱشۡتَرَوُاْ ٱلضَّلَـٰلَةَ بِٱلۡهُدَىٰ فَمَا رَبِحَت تِّجَـٰرَتُهُمۡ وَمَا كَانُواْ مُهۡتَدِينَ ﴿١٦﴾

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدی تو ان کا سودا کچھ نفع نہ لایا اور وہ سودے کی راہ جانتے ہی نہ تھے (۲:۱۶)

تارکِ زکوٰۃ بھی اتنا ہی بُرا ہے جتنا برا تارکِ نماز ہے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے زکوٰۃ کے منکرین کے خلاف جہاد کیا اور انہیں مرتد قرار دیا۔ اگر تم پر واجب ہو تو (رمضان المبارک کے اختتام پر) اپنی اور اپنے اہل و عیال کی طرف سے زکوٰۃ الفطر (صدقہ ٔفطر) ادا کرو۔ صدقہ کثرت سے دیا کرو خاص کر اپنے ضرورت مند رشتہ داروں اور نیک لوگوں کو۔ صدقہ دینا تو بہر صورت اچھا ہی ہے لیکن

اگراس انداز میں دیا جائے تو اور زیادہ ثواب ملتا ہے۔ صدقہ اس چیز کا کرو جو بہترین ہو اور تمہیں اچھی لگتی ہو تاکہ تمہیں بھلائی مل سکے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

لَن تَنَالُواْ ٱلْبِرَّ حَتَّىٰ تُنفِقُواْ مِمَّا تُحِبُّونَ

ترجمہ: تم ہرگز بھلائی کو نہ پہنچو گے جب تک راہِ خدا میں اپنی پیاری چیز خرچ نہ کرو (۳:۹۲)

ضرورت کے وقت دوسروں کے لئے ایثار کرو تاکہ فلاح پانے والوں میں شمار ہو۔

صدقہ چھپا کر دیا کرو کیونکہ چھپا کر صدقہ کرنا رب کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، اعلانیہ صدقہ سے ستّر گنا زیادہ ثواب پاتا ہے اور ریاکاری (دکھاوے) سے بھی محفوظ رکھتا ہے جو اعمال کو تباہ کر دیتی ہے۔

صدقہ کرنے سے کسی روز بھی غفلت نہ کرو، چاہے تھوڑا بہت ہی کرو مگر کوشش کرو کہ جلدی کر دیا کرو کیونکہ بلائیں (سختیاں) صدقہ (کی حفاظتی باڑ) کو عبور نہیں کرتیں۔ اپنے دروازے پر کھڑے سوالی کو مایوس نہ کرو اسے کچھ نہ کچھ ضرور دے دو چاہے ایک کھجور ہی کیوں نہ ہو یا اس سے بھی کوئی چھوٹی چیز، کیونکہ وہ (سائل) تمہاری طرف اللہ کا ہدیہ (تحفہ) ہے۔ اگر کچھ نہ دے سکو تو اسے اچھے طریقے سے، بھلے انداز میں، کسی اور وقت اس کا سوال پورا کرنے کا وعدہ کرکے اسے رخصت کرو۔

جب کسی مسکین یا ضرورت مند کو کچھ دو تو مسکرا کر اس کی طرف دیکھو اور یہ سمجھو کہ دراصل تم اس کے احسان مند ہو کہ اس نے تم سے معمولی سا ہدیہ قبول کر کے تمہیں دنیا بھر سے بھی زیادہ ثواب کا حق دار بنا دیا۔ یہ بھی وارد ہوا ہے کہ اللہ کے ہاں ایک لقمے کا ثواب احد پہاڑ سے بھی بڑا ہو سکتا ہے۔

اس سوچ کو دل میں راہ نہ دو کہ صدقہ کرنے سے تم مفلس ہو جاؤ گے کیونکہ دراصل صدقہ نہ کرنا افلاس لانے کو موجب ہوتا ہے۔ صدقہ خیرات کرنے سے تو نفع ہی حاصل ہوتا ہے۔ اگر کسی دنیادار نے بھی صدقہ دیا تو اسے کئی گنا ہو کر واپس ملا۔ اس بات کو سمجھ لو کہ صدقہ کے کچھ فوائد تو اسی دنیا میں ہی مل جاتے ہیں جیسے اس سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے، عمر بڑھتی ہے، بُری موت سے بچاؤ ہوتا ہے، جسم کو صحت ملتی ہے اور مال میں برکت پڑتی ہے۔ جبکہ اس کے کچھ فوائد اُس دنیا میں بھی حاصل ہوں گے جیسے یہ ہے کہ صدقہ خطاؤں کو یوں بجھا دے گا جیسے پانی آگ بجھاتا ہے، قیامت کے دن صدقہ دینے والے کے سر پر سایہ کرے گا، اسے عذاب سے بچائے گا اور کئی طرح کے دیگر فائدوں کا بھی باعث بنے گا۔

وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ

ترجمہ: اور نصیحت نہیں مانتا مگر جو رجوع لائے (۱۳:۴۰)